Music By Roshan

وشو بھارتی فلمز

برسات کی رات

گیت: ساحر

اداکاران

بھارت بھوشن

مدھو بالا ۔ شیاما

قیمت ار

رتن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دہلی

(الٰہ آباد پریس دہلی)

گانے

برسات کی رات

گانا نمبر ۱

زندگی بھر نہیں بھولے گی یہ برسات کی رات
ایک انجان حسینہ سے ملاقات کی رات
ہائے وہ ریشمی زلفوں سے برستا پانی
پھول سے گالوں پہ رکنے کو ترستا پانی
دل میں طوفان اٹھاتے ہوئے جذبات کی رات
ڈر کے بجلی سے اچانک وہ لپٹنا اس کا
اور پھر شرم سے بل کھا کے سمٹنا اس کا
کبھی دیکھی نہ سنی ایسی طلسمات کی رات
سرخ آنچل کو دبا کر جو نچوڑا اس نے
دل پہ جلتا ہوا ایک تیر سا چھوڑا اس نے
آگ پانی میں لگاتے ہوئے حالات کی رات
میرے نغموں میں جو بستی ہے وہ تصویر تھی وہ
نوجوانی کے حسین خواب کی تعبیر تھی وہ
آسمانوں سے اتر آئی تھی جو رات کی رات

نمبر۲:- میں نے شاید تمہیں پہلے بھی کہیں دیکھا ہے
اجنبی سی ہو مگر غیر نہیں لگتی ہو
وہم سے بھی جو ہو نازک وہ یقیں لگتی ہو
ہائے یہ پھول سا چہرہ یہ گھنیری زلفیں

میرے شعروں سے بھی تم مجھکو حسیں لگتی ہو
دیکھ کر تمکو کسی رات کی یاد آتی ہے
ایک خاموش ملاقات کی یاد آتی ہے
ذہین میں حسن کی ٹھنڈک کا اثر لگتا ہے
آنچ دیتی ہوئی برسات کی یاد آتی ہے
جس کی پلکیں میری آنکھوں پہ جھکی رہتی ہیں
تم وہی میرے خیالوں کی پری ہو کہ نہیں
کہیں پہلے کی طرح پھر تو نہ کھو جاؤ گی
جو ہمیشہ کیلئے ہو وہ خوشی ہو کہ نہیں

نمبر۳۔ مجھے مل گیا بہانا تیرے دید کا
کیسی خوشی لے کے آیا چاند عید کا
زلف مچل کے کھل کھل جائے۔ چال میں مستی گھل گھل جائے
ایسی خوشی آج ملی ایسی خوشی
آنکھوں میں نام نہیں نیند کا
جاگتی آنکھیں ڈھونڈتی ہیں سپنے تجھ بن آ کے پہلو میں اپنے
دل کی لگی ایسی بڑھی ایسی بڑھی دل کی لگی
آتے ہی تیرے چٹکی ہیں کلیاں۔ دلبر دیکھے دھڑکی ہیں کلیاں
ایسی کٹی رات میری ایسی کٹی

نمبر۴۔ سایوں تو یوں وعدے سنے تیرے کچھ آس نہیں کچھ آس بھی ہے
میں اپنے خیالوں کے صدقے تو پاس نہیں اور پاس بھی ہے
ہم نے تو خوشی مانگی تھی مگر جو تو نے دیا اچھا ہی دیا

ہن غم کو تعلق ہو تجھ سے وہ راس نہیں اور راس بھی ہے
پلکوں پہ لرزتے اشکوں میں تصویر جھلکتی ہے تیری
دیدار کی پیاسی آنکھوں کو اب پیاس نہیں اور پیاس بھی ہے

گانا نمبر ۵ :- زندگی بھر نہیں بھولے گی وہ برسات کی رات
ایک انجان مسافر سے ملاقات کی رات

ہائے جس رات میرے دل نے دھڑکنا سیکھا
شوخ جذبات نے سینے میں دھڑکنا سیکھا
میری تقدیر سے نکلی وہی صدمات کی رات
دل نے جب پیار کے رنگین فسانے چھیڑے، آنکھوں آنکھوں میں وفاؤں کے ترانے چھیڑے
سوگ میں ڈوب گئی آج وہ نغمات کی رات
لٹنے والے میری بات سے مایوس نہ ہو پیکے پیکے سے جیا آ سے مایوس نہ ہو
ختم ہو گی نہ کبھی تیرے میرے ساتھ کی رات

گانا نمبر ۶ :- کیا غم جو اندھیرا ہے اک شمع تمنا ساتھ تو ہے
مجھے اور سہارا ہو کے نہ ہو ہاتھوں میں تمہارا ہاتھ تو ہے
کیا جانے یہ کتنے دیوانے گھر پھونک تماشہ دیکھ چکے
جس پیار کی دشمن دنیا ہے اس پیار میں کوئی بات تو ہے

گانا :- ادا بجلی بدن شعلہ بھویں خنجر نظر قاتل
غلط کیا ہے ہمیں کہتی ہے یہ دنیا اگر قاتل
ذرا پھر اس نگاہِ ناز کے مارے دل کا حال کیا ہوگا
نہ بچ سکے تو بیچارے دل کا حال کیا ہوگا
ہمیں نے عشق کے قابل بنا دیا ہے نہیں ۔ ابھی ذرا دیکھو

ہمیں نہ ہوں تو نظاروں کا حال کیا ہوگا

ہم حسن کی بجلی چمکنے والی ہے۔ نہ جانے آج ہزاروں کا حال کیا ہوگا

بلبل چمن سلام خزاں سے پوچھ ذرا کیا۔ کہ چار دن میں بہاروں کا حال کیا ہوگا

رنگ پر ناز نہ کر کیونکہ رنگ بدل جاتا ہے

یہ وہ مہماں ہے جو آج آتا ہے کل جاتا ہے

عشق پر ناز کرے کوئی تو کچھ بات بھی ہے۔ حسن کا کیا ہے کیا حسن تو ڈھل جاتا ہے

ہم اپنے چہرے سے پردہ اٹھا تو دیں لیکن ——

غریب چاند ستاروں کا حال کیا ہوگا مقابلہ ہے تو پھر دیر کیا ہے تیر چلا

مر جائے جو مرتا ہے کوئی تیری بلا سے۔ تو دیکھ میری جاں اس متوالی ادا سے

اٹھا پردہ دکھا جلوہ اگر تجلی بلا نظر میں

تو یہ نہ سوچ کہ یاروں کا حال کیا ہوگا

(۵) نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار تم سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اور پہچانتا ہوں خوب تمہاری نظر کو میں

جانے نہ دونگا ہاتھ سے دل اور جگر کو میں

دل ایسا تو نہیں ہے جو قابو میں رہ سکے

سمجھاؤں کس طرح سے کسی بے خبر کو میں

آئی ہے تیرے چاند سے چہرے کو چوم کر۔ جی چاہتا ہے چوم لوں اپنی نظر کو میں

وہ ظلم بے حساب کیا اس نگاہ نے۔ جو ایسا خراب کیا اس نگاہ نے

کیا کام لاجواب کیا اس نگاہ نے۔ جو مجھ کو انتخاب کیا اس نگاہ نے

محفل کو پلا دی ہے جی بھر کے مے الفت

تل چھٹ ہی سہی لیکن مجھ کو بھی پلا دیجے

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش فتنہ
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے
اب تم ہی کہو کہ کیا کیا جاتا ہے
وہ سدا دور دور رہتا ہے ناصحا تو درست کہتا ہے
اس پہ مرنے سے کچھ نہیں حاصل آہیں بھرنے سے کچھ نہیں حا
بے مروت ہے بے وفا ہے وہ ۔ میرے دشمن کا آشنا ہے وہ
اب اسے چھوڑنا ہی بہتر ہے ۔ یہ بھرم توڑنا ہی بہتر ہے
مانتے ہیں تیری نصیحت کو ۔ ہائے پر کیا کریں طبیعت کو
کب آؤ گے جب آؤ گے تب آؤ گے
مر جائیں گے گر یوں ہی غضب ڈھاؤ گے
چھم چھم کے برستا ہے شرابی بادل ۔ تم اب بھی نہ آؤ گے تو کب آؤ گے
پچھلے پہر جب اوس پڑے اور ٹھنڈی پون چلے
برہا اگن مورا تن من پھونکے سونی سیج جلے
سب سکھیاں چلی پی کو رجھانے مورے ساجن ہیں دور ٹھکا
کیوں آپ پہ مرتے ہیں ہم یہ نہیں کہہ سکتے
سیرت کی بات ہے نہ صورت کی بات ہے
ہم تم پہ مر مٹے یہ طبیعت کی بات ہے
نہ تو کارواں کی تلاش ہے نہ تو ہمسفر کی تلاش ہے — 9
میرے شوق خانہ خراب کو تیرے رہ گزر کی تلاش ہے
میرے نامراد جنوں کا ہے علاج کوئی تو موت ہے
جو دوا کے نام پہ زہر دے اسی چارہ گر کی تلاش ہے

تیرا عشق ہے میری آرزو تیرا عشق ہے میری آبرو
دل عشق جسم عشق ہے اور جان عشق ہے
ایمان کی جو پوچھو تو ایمان عشق ہے
تیرا عشق میں کیسے چھوڑ دوں میری عمر بھر کی تلاش ہے
جاسوز کی حالت جاسوز ہی سمجھے گا
میں شمع سے کہتا ہوں محفل سے نہیں کہتا
سحر تک سب کا ہے انجام جل کر خاک ہو جانا
بنے محفل میں کوئی شمع یا پروانہ ہو جائے
وحشت دل رسن و دار سے روکی نہ گئی
کسی خنجر کسی تلوار سے روکی نہ گئی
عشق مجنوں کی وہ آواز ہے جسکے آگے
کوئی لیلےٰ کسی دیوار سے روکی نہ گئی
وہ ملیں گے اگر مانگے تو جان بھی دے دیں
یہ جان تو کیا چیز ہے ایمان بھی دے دے
ناز و انداز سے کہتے ہیں کہ جینا ہوگا
زہر بھی دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پینا ہوگا
جب میں پیتا ہوں تو کہتے ہیں کہ مرنا بھی نہیں
جب میں مرتا ہوں تو کہتے ہیں جینا ہوگا
مذہب عشق کی ہر رسم کڑی ہوتی ہے
ہر قدم پر کوئی دیوار کھڑی ہوتی ہے
عشق آزاد ہے ہندو نہ مسلمان ہے

آپ ہی دھرم ہے اور آپ ہی ایمان ہے
جس سے آگاہ نہیں شیخ و برہمن دونوں
اس حقیقت کا گرز نا ہوا اعلان ہے
عشق نہ پوچھے دین دھرم عشق نہ پوچھے ذات
راہ اُلفت کی کٹھن ہے اسے آسان نہ سمجھ
بہت کٹھن ہے ڈگر پنگھٹ کی
اب کیا بھر لاؤں میں جمنا سے مٹکی
میں جو چلی جل جمنا بھرن کو دیکھو سکھی جی
نند کا چھورا موہے روکے اب لاج لاکھو مورے گھونگھٹ کی
جب کرشن کی بنسی باجی نکلی رادھا سج کے
جان انجان کا گیان بھلا کے لوک لاج کو تج کے
ہرے بن بن ڈولی جنک دلاری پہن کے پریم کی مالا
درشن جل کی پیاسی میراں پی گئی وِش کا پیالہ
اور پھر عرض کری کہ لاج راکھو
اللہ اور رسول کا فرمان عشق ہے
عشق ہے قرآن گوتم کا اور مسیح کا ارمان
عشق ہے بد کا عنات جسم اور جان عشق ہے
عشق ہی منصور ہے عشق موسےٰ عشق کوہ طور ہے
خاک کو بُت اور بُت کو دیوتا کرتا ہے
عشق انتہا یہ ہے کے بندے کو خدا کرتا ہے
ختم شد